منزل

شمس نویدا

ہوس کی شاہراہ پر امی حیات ہے رواں   وہ شدتِ گناہ ہے کہ الحفیظ والاماں!!

حیات فرشِ سنگ ہے   خرد کا پاؤں لنگ ہے

سکوں شہیدِ جنگ ہے   فضا لہو ترنگ" ہے

جراحتوں کے بوجھ میں پڑی ہے "روحِ" نیم جاں!

نہیں یہ منزلِ جہاں!

یہ "ارتقار" کی راہ پر ہر ایک سمت آگ خوں   در زندگی سے کھیلتے اصولِ نو — نئے جنوں

حقیقتوں پہ ہے گہن   بنی ہے زندگی بھی "فن"!

ہزار فکرِ اہرمن   ہوئی خرد پہ ضو فگن

مگر — یہ تیرہ خاکداں بھی ہے تیرہ خاکداں

نہیں یہ منزلِ جہاں

شبِ جہاں میں مذہبی چراغ ہی نہیں کہیں   تقدسِ حیات کا سراغ ہی نہیں کہیں

یہ جنسیات کی تپش   جبلیات کی خلش

چمن چمن، روش روش   سرود و رقص کی کشش

خدا کرے کہ جنگ ہو دماغ و دل کے درمیاں

نہیں یہ منزلِ جہاں